بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نقشِ آغاز

- حضرت مولانا فقیر محمد بکّاؒ کا سانحۂ ارتحال ○ علماءِ جھنگ کی شہادت
- جنرل فضل حق کا المناک سانحہ اور گردیز کے محاذِ جنگ پر شہداءِ افغانستان

ربیع الاوّل کے آخری عشرہ میں لنڈی ارباب پشاور میں پاکستان کی بزم اشرف کے آخری چراغ حضرت مولانا فقیر محمد بکّاؒ کا بھی وصال ہوگیا۔ مرحوم حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے خلیفہ اور مجذوب الحال بزرگ تھے۔ فکرِ دین، تذکارِ نبیؐ اور ذکرِ خدا ئے والہیت تھی۔ خدا کا نام آتا، نبیؐ کی شان بیان ہوتی، صحابہ کرامؓ کے جذب و ایثار کا ذکر ہوتا، اسلافؒ کا تذکرہ ہوتا، حضرت تھانویؒ کا ارشاد نقل ہوتا تو مرحوم پر وجد و کیف اور ایک حال طاری ہو جاتا، خود بھی روتے حاضرین کو بھی رُلاتے، اور اس میں وہ بے خود تھے، یہی وجہ تھی کہ حکیم الامۃ حضرت تھانویؒ انہیں بکّاء کے نام سے پکارا کرتے تھے۔

اُن کی ساری زندگی اسلام کی بے لوث خدمت، خلق اللہ کی رُشد و ہدایت اور ارشاد و سلوک میں بسر ہوئی تھی۔ افسوس کہ ظلمتِ مادہ پرستی اور طوفانِ خدا فراموشی میں دوائے دل بیچنے والے بڑی تیزی سے سفرِ آخرت اختیار کرتے جا رہے ہیں۔ مرحوم اپنے شیخ و مرشد اور اکابر علماءِ دیوبند کی طرح شریعت و طریقت کے جامع تھے، کمالِ اتباعِ سنت ہر ہر قدم پر ملحوظ رہتا تھا۔

زندگی کے آخری سالوں میں آپ کا حلقۂ فیض و ارادت کافی وسیع اور پھیل گیا تھا۔ آپ کی خانقاہ میں دنیا پرستوں اور اہلِ جاہ و ثروت کا نہیں بلکہ زیادہ تر علماء، طلباء، مدرسین، فقراء و مساکین اور منکسرۃ القلوب لوگوں کا ہجوم رہتا تھا۔ وہ عامۃ المسلمین کے ساتھ ساتھ طبقۂ علماء کے بھی مرشد تھے۔ وہ علماء اور دینی مدارس کے طلبہ میں اس طرح خوش رہتے جیسے ماہیِ بے آب پانی میں تسکین پاتی ہے۔ مرکزِ علم دارالعلوم حقانیہ اور اس کے بانی و موسس شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق نوراللہ مرقدہٗ سے بے حد محبت اور والہانہ تعلق تھا۔

پشاور کی ایک تقریب میں جس میں اکابر علماء، حضرت تھانویؒ کے خلفاء اور اساطینِ علم موجود تھے شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ نے جب ظہر کی نماز پڑھائی تو حضرت مولانا فقیر محمدؒ نے بلند آواز سے تمام حاضرین (جو سب اہل اللہ تھے) سے درخواست کی کہ شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کی صحتیابی اور مزید دینی اور قومی و ملی خدمات کی دُعا کی جائے۔ پھر خود دیر تک گڑگڑا گڑگڑا کر بارگاہِ ربوبیت میں حد درجہ الحاح و تضرع سے اور رو رو کر حضرت شیخ الحدیثؒ کی صحتیابی، درازیٔ عمر اور مرکزِ علم دارالعلوم حقانیہ کی بقاء و ترقی اور استحکام کی دعا کرتے رہے۔ حرمین شریفین کی